بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؛ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم الاتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

| جلد ۶۰/۲۵ | ۱۲ ذیقعد ۱۳۹۰ھ ، ۱۰ صلح ۱۳۵۰ ہش ، ۱۰ جنوری ۱۹۷۱ء | نمبر ۹ |
|---|---|---|

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمانی برکتوں اور افضال و انعامات کی بارش برسانے والا

# جماعت احمدیہ کا نہایت مقدس و بابرکت ۷۹ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی بصیرت افروز اور معرکۃ الآراء اختتامی تقریر

## اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانی قلوب کی تسخیر اور ملّتِ واحدہ کے قیام کیلئے مبعوث فرمایا تھا

### قلوب انسانی کی تسخیر اور دُنیا میں ملّتِ واحدہ کے قیام کے تین وسائل اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کی بنیادی اہمیت

(۸)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے روح پرور اور بصیرت افروز، معرکۃ الآراء اختتامی خطاب کے دوران اس امر کو بہت دلنشین انداز میں واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دُنیا میں کامل و مکمل اور اکمل شریعت مبعوث فرما کر آپ کی بعثت کا یہ مقصد ٹھہرایا کہ آپ دنیا کے تمام انسانوں کو قیامت تک کے لئے دینِ واحد پر جمع کرکے دنیا میں ملّتِ واحدہ کے قیام کی راہ ہموار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان کام کی سرانجام دہی کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تاقیامت جاری رہنے والے فیض کے ساتھ وابستہ ٹھہرا کر اسے دو زمانوں میں منقسم فرما دیا۔ ایک نشأۃ اولیٰ کا دَور جو تکمیل ہدایت کا دَور تھا اور ایک نشأۃ ثانیہ کا دَور جسے اُس نے تکمیل اشاعت کے لئے مخصوص فرمایا۔ نشأۃ اولیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ جاریہ کے طفیل قرآنِ مجید کا پیغام اُس وقت کی معلومہ دُنیا تک پہنچا اور اس طرح ایک دنیا کی کایا پلٹنے کا موجب بنا۔ نشأۃ ثانیہ کے دَور میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دَور ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ جاریہ کے طفیل اسلام کا پورے کرۂ ارض پر غالب آنا اور پھر قیامت تک غالب رہنا مقدر ہے۔

### ملّتِ واحدہ کے قیام کے وسائل

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے ذریعہ دُنیا بھر میں ملّتِ واحدہ کا قیام اس امر کا مقتضی تھا کہ روئے زمین کے انسانوں کے دل جیت کر انہیں ایک مضبوط روحانی رشتہ میں منسلک کر دیا جائے۔ جب ساری دنیا کے دل جیتنے کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا گیا تو ضروری تھا کہ ایسے وسائل بھی آپ کو عطا کئے جاتے کہ جن سے کام لے کر دنیا کے دلوں کو جیتا جا سکتا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے وسائل عطا فرمائے اور آپ کی اُمّت کا یہ فرض قرار دیا کہ وہ بھی ان وسائل سے کام لے کر خود دوسروں کے دل جیتتے اور اس طرح انہیں بھی اسلام کے مضبوط روحانی رشتہ میں باندھ کر دنیا بھر میں ملّتِ واحدہ کے قیام کو ممکن بنائے۔ بالخصوص اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے موجودہ دور میں جو تکمیل اشاعت کا دور ہے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم ان وسائل سے کام لے کر روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوعِ انسان کے دل جیتیں اور انہیں اسلام کا دالہ و شیدا بنا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کریں تاکہ روئے زمین کے تمام انسانوں کے ایک قوم کی شکل اختیار کرنے کے نتیجہ میں ملّتِ واحدہ کا قیام عمل میں آئے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے واضح فرمایا کہ ملّتِ واحدہ کے قیام کا پہلا وسیلہ شرفِ انسانی کا وسیلہ ہے یعنی

(باقی صفحہ پر)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی ابھی کچھ ضعف کی شکایت باقی ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ کی صحت و عافیت کے لئے بھی بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

---

ربوہ ۹ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے سورۃ الانفال کی آیت وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ حقیقت واضح فرمائی ہے کہ جو نعمت بھی ہمیں عطا کی جاتی ہے خواہ وہ نعمت مال کی شکل میں ہو یا اولاد کی شکل میں یا کسی اور شکل میں وہ اس لئے عطا کی جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس نعمت کے ذریعہ ہمارا امتحان لینا چاہتا ہے۔

حضور نے واضح فرمایا امتحان ایک نہیں ہوتا بلکہ درجہ بدرجہ مختلف امتحانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ہر امتحان کے نتیجہ میں جہاں کامیابی کی شکل میں انسان کو انعام ملتا ہے وہاں ساتھ ہی ایک نئے اور پہلے سے بڑے امتحان کا دروازہ کھل جاتا ہے اور انسان اس طرح درجہ بدرجہ امتحانوں میں سے گزر کر رضائے الٰہی کو پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ یہ سلسلہ اُس وقت تک چلتا چلا جاتا ہے۔ جب تک کہ خاتمہ بالخیر نہ ہو جائے۔ اس لئے مومن کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا ہے۔ وہ کسی ایک مقام پر بھی نہیں ٹھہرتا بلکہ ہر آن بلند سے بلند تر مقام کے حصول کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا اسی لئے ایک حقیقی مومن چوکس اور بیدار رہتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ نیند غالب آکر اسے اس کے فرائض سے غافل کر دے۔ ہاں اونگھ کی کیفیت کبھی کبھی وارد ہو سکتی ہے جو معمولی سا جھٹکا لگنے سے فوراً دور ہو جاتی ہے۔ اسی قسم کی اونگھ کی کیفیت بعض احباب پر بھی آئی ہے اور اس لئے آئی ہے کہ وہ ملکی حالات کی وجہ سے پچھلے دو ماہ میں صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی طرف پوری توجہ نہیں دے سکے اس وقت تک بجٹ کے لحاظ سے جتنی آمد ہونی چاہیئے تھی اصل آمد اس سے چار پانچ لاکھ روپیہ کم ہے اور دو لاکھ کی کمی موصیوں کے حصہ آمد میں ہے۔ حضور نے فرمایا یہ اونگھ کی کیفیت جلد دُور ہو جانی چاہیئے میں ۳۰ جنوری سے ۵ فروری تک سات دن کا عرصہ مقرر کرتا ہوں۔ ان سات دنوں میں یہ ساری کمی پوری ہو جانی چاہیئے۔ جہاں تک موصیوں کے حصہ آمد میں کمی کا تعلق ہے

(باقی صفحہ پر)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ ر صلح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مقصدِ حیات

ایک مسلمان کے لئے انسانی زندگی کا مقصد معلوم کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اگرچہ دنیا کے عقلمندوں اور فلاسفروں نے انسانی زندگی کا مقصد معلوم کرنے کے لئے اپنی عمریں صرف کر دی ہیں لیکن آج تک جو کچھ وہ حاصل کر سکے ہیں وہ یہی ہے کہ ایک فلسفی کا کہنا ہے کہ علم میں میری وہی حالت ہے جو اس شخص کی جو سمندر کے کنارے پر کھڑا ہو اور ابھی اس نے سمندر میں قدم بھی نہ رکھا ہو۔ صرف کنارے کے کنکر گن رہا ہو

حافظ شیرازی نے فرمایا ہے ؎

.......... راز دہر کم تر جو
کہ کس نہ کشود و نکشاید بحکمت این معمہ را

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

سمجھ کیا ہے نرا راز اے طلسم جہاں
کہ راز جتنا کھلے اور راز ہو جائے

آج دُنیا کو اس بات پر بڑا ناز ہے کہ اس نے سائنس میں اتنی ترقی کر لی ہے کہ انسان چاند تک پہنچ گیا ہے۔ مگر اس کائنات کے مقابلہ میں انسان کی اس ترقی کی کیا حیثیت ہے ــــ یہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ایک دو سال کا بچہ اپنے کھلونے سے کھیل رہا ہو اور سمجھتا ہو کہ اس نے دنیا کی دولت حاصل کر لی ہے۔ الغرض جیساکہ ہم نے شروع میں کہا ہے ایک مسلمان کے لئے مقصد حیات معلوم کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں مقصد حیات کو چند لفظوں میں بیان فرما دیا ہے اور اس کی تفصیل خود قرآن کی ہدایات میں بتا دی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ما خلقت الجنّ والانس الا لیعبدون

(ذاریات آیت ۵۷)

یعنی ہم نے جنّوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے گویا انسانی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی عبادت میں وہ کمال حاصل کرے جس کو تبتّل الی اللہ کے الفاظ سے بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہمارے نزدیک اُس وقت کسی کو متبتل کہیں گے جب وہ عملی طور پر اللہ تعالےٰ اور اسکے احکام اور رضا کو دُنیا اور اس کی متعلقات و مکروہات پر مقدم کرے۔ کوئی رسم و عادت کوئی قومی اصول اس کا رہزن نہ ہو سکے نہ نفس رہزن ہو سکے۔ نہ بھائی نہ جورو نہ بیٹا نہ باپ۔ غرض کوئی شے اور کوئی متنفس اس کو خدا تعالےٰ کے احکام اور رضاء کے مقابلہ میں اپنے اثر کے نیچے نہ لا سکے اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ایسا اپنے آپ کو کھو دے کہ اس پر فنا کے اتم طاری ہو جاوے اور اس کی ساری خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد ہو کر خدا ہی خدا رہ جاوے دُنیا کے تعلقات بسااوقات خطرناک رہزن ہو جاتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی رہزن حضرت حوّا ہو گئی۔ پس تبتّل تام کی صورت میں یہ ضروری امر ہے کہ ایک سُکر اور فنا انسان پر وارد ہو۔ مگر نہ ایسی کہ وہ اسے خدا سے گُم کرے۔ بلکہ خُدا میں گُم کرے۔

غرض عملی طور پر تبتّل کی حقیقت تب ہی کھُلتی ہے جب کہ ساری روکیں دور ہو جائیں اور ہر ایک قسم کے حجاب دُور ہو کر محبت ذاتی تک انسان کا رابطہ پہنچ جاوے اور فنا و اتم ایسی ہو جاوے قیل و قال کے طور پر تو سب کچھ ہو سکتا ہے اور انسانی الفاظ اور بیان میں بہت کچھ ظاہر کر سکتا ہے مگر مشکل ہے تو یہ کہ عملی طور پر اسے بھی دے جو کچھ وہ کہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک جو خدا کو ماننے والا ہے۔ پسند بھی کرتا ہے اور کہہ بھی دیتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کو سب پر مقدم کروں اور مقدم کرنے کا مدعی بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن جب ان آثار اور علامات کا معائنہ کرنا چاہیں جو خدا کے مقدم کرنے کے ساتھ ہی عطا ہوتے ہیں۔ تو ایک مشکل کا سامنا ہو گا۔ اس بات پر انسان ٹھوکر کھاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں جب اس مال اور جان کے دینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ ان سے ان کی جانوں اور مالوں یا اور عزیز ترین اشیاء کی قربانی چاہتا ہے۔ حالانکہ وہ اشیاء ان کی اپنی بھی نہیں ہوتی ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ مضائقہ کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۵۸ / ۳۵۹)

---


## وقفِ جدید کے تحت غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام کا پروگرام

احبابِ جماعت جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی زبان سے یہ سُن چکے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے علاقہ تھرپارکر میں وقف جدید کے معلّمین نے نہایت محنت اور اخلاص سے غیر مسلموں میں تبلیغ اور تربیت کے کام کو سرانجام دیا ہے اور یہ کام ہنوز پہلے سے بھی زیادہ تندہی سے جاری ہے۔ اور متقاضی ہے کہ احباب اس میں دِل کھول کر حصّہ لیں۔ اور اپنے لئے اُخروی سعادت کا ذخیرہ کر لیں۔

ناظم مال
وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

## عِیدُ الفطر کی تقریب سعید پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سوئٹزرلینڈ کی مسجد محمود میں مختلف اقوام کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

## ٹیلی وژن و پریس کے ذریعے اس اجتماع کی وسیع اشاعت مشرقی پاکستان کے مصیبت زدگان کیلئے چندہ کی فراہمی

(مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی امام مسجد سوئٹزرلینڈ)

حسب معمول اس دفعہ بھی ماہ صیام کے آغاز سے قبل ہی سحری وافطاری کا نقشہ اور عید کے دعوت نامے ایک ایک ہزار کی تعداد میں طبع کروا کر سوئٹزرلینڈ، آسٹریا، اٹلی اور فرانس کے مسلمانوں میں تقسیم کروا دیئے گئے۔ ان دنوں اتفاق سے خواجہ قمرالدین صاحب ایڈووکیٹ ہمارے ہاں مہمان تھے اُن کا تعاون بھی دلی شکریہ کا مستحق ہے۔ جوں جوں رمضان قریب آتا گیا اس کے حصول کے خواہش مند مسجد آتے رہے یہ سلسلہ رمضان میں بھی جاری رہا۔

یہاں پر ۳۰ر اکتوبر کو رمضان شریف کی پہلی شام تھی۔ جس کی ابتداء نماز عشاء کے بعد تراویح سے ہوئی اور اکثر احباب باوجود دور رہنے کے بھی تراویح کی نمازوں میں شریک ہوتے رہے۔ محترم حافظ محمد اسحٰق صاحب جو باڈن (BADEN) میں رہتے ہیں زیورک سے خاصے فاصلہ پر رہنے کے باوجود تراویح کی نماز پڑھاتے رہے اور انہوں نے اس فرض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ایک مصری دوست جو باقاعدہ تراویح ادا کرتے رہے آخری تراویح کے روز کہنے لگے کہ آئندہ سال اگر رمضان مجھے جرمنی میں آیا تو پھر میں تراویح کی خاطر یہاں زیورک آجاؤں گا۔

یکم دسمبر کو عید تھی کئی دن قبل اس کی تیاری شروع کی گئی۔ تینوں منزلوں میں زیادہ سے زیادہ نمازیوں کے لئے انتظام کیا گیا۔ پریس ریڈیو ٹیلی وژن وغیرہ کے نمائندوں اور غیر مسلم معززین کے لئے علیحدہ کمرہ تیار کیا گیا۔ جس کے اندر علیحدہ لاؤڈ سپیکر موجود تھا۔

عید سے قبل ہی ہماری سوئس بہن لیلہ برافر آخری عشرہ کے چند یوم مسجد میں گذارنے کے لئے آگئیں۔ برادرم ابراہیم عودہ ہمارے فلسطینی بھائی میونک جرمنی سے آگئے اور اطالوی بہن فوزیہ پگانینی اٹلی سے اس تقریب میں شرکت کے لئے آئیں۔ عید کا وقت ساڑھے نو بجے مقرر تھا لیکن طلوعِ فجر سے قبل ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی اور فجر کی نماز میں شریک ہونے والوں میں سے ایک بڑی تعداد اُن کی تھی جو اس تقریب کے لئے جرمنی سے آئے تھے۔

منگل کا دن تھا کئی احباب معذرت کر چکے تھے کہ چھٹی ملنی ممکن نہیں۔ مگر اس کے باوجود احباب و خواتین کا تانتا بندھا رہا۔ اُوپر کی منزل میں جہاں مسجد ہے تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ دونوں نچلی منزلیں بھی پُر ہو گئیں۔ لوگ توقع سے زیادہ آئے۔ اور اتنے آئے کہ اس عمارت میں سما نہ سکتے تھے۔

محصّلین صدقۃ الفطر کی وصولی کے علاوہ خاکسار کی تحریک پر مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کے لئے بھی امداد وصول کرتے رہے۔ کچھ دوست کتب فروخت کرنے کی ڈیوٹی پر تھے۔ وہ اس کام میں لگے رہے۔ مائیکروفون سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز احباب تک پہنچتی رہی۔ اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔

خواتین اور احباب کو خاکسار نے خوش آمدید کہا۔ خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا جس کی ابتداء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے محبّت بھرے برقی ہدیۂ تبریک سے کی گئی۔ میں نے اپنے محسن امام کے لئے دعا کی تحریک بھی کی۔ خطبہ و دعا کے بعد ہمارے دیرینہ دوست ڈاکٹر کہرومان تونابلو نے اس کا ترکی زبان میں خلاصہ پیش کیا۔

اس کے بعد مہمانوں کی تواضع اور آپس میں ملنے ملانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو دیر تک جاری رہا اور اسلامی محبت و اُخوت کا منظر پیش کرتا رہا۔

ساڑھے بارہ بجے کھانا تھا جس میں شرکت کیلئے احباب کو دعوت نامے جاری کئے گئے تھے۔ اس میں شریک ہونے والوں کی تعداد کا اندازہ ایک سو ساٹھ ہے۔ عید کے دن چونکہ اتنا اہتمام کرنا پڑتا ہے کہ کھانا پکانا ممکن نہیں ہوتا۔ دو دن قبل کھانا تیار کر دیا گیا تھا۔ اس کام میں ایک یوگوسلاوین خاندان اور ایک تیونس باورچی نے اپنا تعاون پیش کیا اور ہماری خواتین نے کھانا چن کر محترم میاں عبدالسلام صاحب کے سپرد کیا کہ وہ اب اپنے انتظام کے ماتحت مردوں کو کھلا دیں خواتین کے لئے کھانے کا انتظام مشن ہاؤس کے اندر کے حصہ میں تھا۔ باوجود جگہ کی تنگی اور مہمانوں کی کثرت کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس سوئس لنگر خانہ سے سب نے پاکستانی ضیافت کا لطف اُٹھایا۔ ہمارے غیر مسلم احباب کو ڈسکشن میں ایسی دلچسپی ہو گئی کہ کھانا کے بعد بھی وہ پریس روم میں جمع ہو گئے اور ڈسکشن شروع ہو گئی۔ ظہر کی نماز ادا کی گئی اور پھر مجھے بھی فرصت ملی کہ اکثر مہمانوں کو الوداع کہہ کر اُن کی مجلس میں شرکت کروں۔ اور محاسن اسلام بیان کر سکوں۔ شام کی خبروں میں سوئس ٹیلی وژن نے ہماری مسجد کے مختلف مناظر دکھائے اور لاکھوں تک اس پرمسرت تقریب کی خبر پہنچائی۔ زیورک کے مؤثر ترین اخبار NEUE ZUERCHER ZEITUNG کے ایڈیٹر خود اس تقریب میں موجود تھے انہوں نے ۲ر دسمبر کی اخبار میں بھی مندرجہ ذیل نوٹ شائع کیا۔

### "مسجد محمود میں عید کی تقریب"

مسجد محمود واقع فورخ سٹراسے میں بروز منگل زیورک کے اور دور و نزدیک رہنے والے مسلمان کئی سو کی تعداد میں جمع ہوئے تا وہ ماہ صیام کے اختتام پر عید الفطر منائیں۔ اس ماہ کے دوران قرآنی حکم کی تعمیل میں روزہ رکھنے والے سحری سے غروب آفتاب تک نہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں۔

امام مشتاق احمد باجوہ نے اپنے خطبہ عید میں روزہ کی اہمیت و حکمت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ صبر و استقامت کی تربیت دیتا ہے یہ امراء کے لئے ایک عملی درس ہے کہ وہ غرباء کی بھوک اور احتیاج کو دُور کرنے کی طرف توجہ دیں اور سب سے زیادہ یہ کہ خدا کا متلاشی اس کے ذریعہ منازل سلوک کو طے کرنا شروع کرتا ہے۔

اس تقریب کے بعد اور پھر دوپہر کے کھانا کے دوران اس مسجد میں مسلم اور غیر مسلم مہمانوں کو آپس میں بے تکلفی سے تبادلۂ خیالات کا موقع ملا۔"

چاند کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ میں یکم دسمبر سے قبل عید ممکن نہ تھی۔ لیکن بعض عرب سفارتیں اپنے ملک میں طلوعِ ہلال کے مطابق عید منانے پر اصرار کرتی ہیں اس لئے سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت بون میں ایک دن قبل عید منائی جا چکی تھی۔ تاہم تاج الدین یوسف صاحب سیکنڈ سیکرٹری سفارت انڈونیشیا ہمارے ساتھ عید منانے کے لئے بون سے آئے اور ہماری رونق میں اضافہ کیا۔ جزاہم اللہ

ماہ رمضان میں جو قیامت خیز طوفان مشرقی پاکستان کے ایک حصّہ میں آیا اُس نے یہاں پر بھی ہمدردی کی ایک وسیع رَو پیدا کر دی۔ سوئس افراد نے بھی اپنے اداروں کے ذریعہ لاکھوں فرینک پیش کئے۔ خاکسار نے اپنے احباب میں ایک جمعہ کے خطبہ میں اور پھر عید کے موقع پر تحریک کی۔ دو ہزار فرینک سے اُوپر رقم سفارت پاکستان کو بھجوائی جا چکی ہے۔

ہر عید اپنے دامن میں مسرت لاتی ہے لیکن حقیقی اور پائیدار مسرت والی وہی عید ہوگی جب بھٹکی ہوئی مخلوق اپنے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر کان دھرے گی اور صرف مسلمان کا نام ہی نہیں بلکہ اپنے خالق سے نئی زندگی پائے گی۔ اور اس سے اپنے رشتۂ عبودیت کو استوار کرے گی۔ مسیح پاک علیہ السلام نے پیاسی روحوں کے سامنے ہی زندگی بخش جام پیش کیا ہے۔ اور پھر حضور کے خلفائے کرام اور اُن کے خدام نے اکناف و اطراف عالم میں دنیا کو اس صحرائے عرب سے اُٹھنے والی مقدس آواز کی طرف بلایا تا وہ اسے قبول کریں اور مُردوں سے جی اٹھیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ غفور و رحیم خود بخشش اور دلوں کی سیاہی کو دور کرنے کے سامان کرے اور حقیقی عید کی صبح جلد طلوع ہو اور دنیا اس کے نُور سے پُر ہو جائے۔ آمین۔

## درخواستِ دُعا

میری ہمشیرہ عزیزہ حامدہ اور میرے بہنوئی برادرم مکرم کلیم الدین صاحب انگلستان میں بیمار ہیں۔ نیز میری ممانی صاحبہ راولپنڈی میں بہت بیمار ہیں براہِ کرم سب بیماروں کی صحت و عافیت کے لئے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائے خاص فرما کر ممنون فرمادیں۔

شیخ نُورالحق
محلہ دارالبرکات
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ماریشس میں عید الفطر کی شاندار تقاریب

(مکرم محمد اسلم صاحب قریشی مبلغ ماریشس)

الحمد للہ کہ امسال بھی عید الفطر کی تقریب جملہ جماعت ہائے احمدیہ ماریشس نے پورے اہتمام اور جوش و خروش کے ساتھ منائی۔ مرکزی مسجد دارالسلام روزہل کے علاوہ پانچ دیگر احمدیہ مساجد یعنی مسجد فضل فینکس PHOENIX، مسجد مبارک مونتائیے بلانش MONT BLANCHE مسجد رضوان سینٹ پیئر SANT-PIERRE مسجد نورپائی (پورٹ لوئس PAILLE) اور مسجد احمدیہ تریولے TRIOLET میں بھی باقاعدہ نماز عید ادا کی گئی۔ عید سے قبل تقریباً تمام مساجد میں وقارِ عمل کے ذریعہ خدام نے صفائی کا خاص ہفتہ منایا۔ خدام نے اپنے ہاتھوں سے رنگ و روغن کا کام کیا اور مساجد کو عمدگی سے سجایا۔ مرکزی مسجد دارالسلام میں رنگ و روغن اور وارنش پینٹ کرنے کے علاوہ مسجد کے مرکزی گنبد پہ لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ عید کی مناسبت سے تبلیغی عید کارڈ بھی چھپوائے گئے اور تمام اراکین حکومت اور مذہبی شخصیات اور زیر تبلیغ احباب کو بھجوائے گئے۔

متعدد بڑی شخصیتوں نے اس کے جواب میں تہنیت کے پیغامات بھیجے جن میں امریکی سفیر مسٹر W.D. BREWER، گورنر بینک آف ماریشس مسٹر بھاودھر اور بشپ آف پورٹ لوئس شامل ہیں۔

عید کا سب سے بڑا اجتماع دارالسلام میں منعقد ہوا جہاں مسجد کے اصل ہال کو مردوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا اور مستورات کے لئے مسجد کے نیچے کالج ہال اور دوسرے کمروں میں جگہ مہیا کی گئی تھی بفضلہ ڈیڑھ ہزار کے قریب افراد کا اجتماع تھا۔ بہت سے غیر از جماعت دوست بھی ہمارے ساتھ نماز عید میں شامل ہوئے۔

احباب وقت مقررہ سے پہلے ہی دارالسلام میں پہنچ چکے تھے وقت مقررہ پر نماز عید شروع کی گئی مسجد احمدیہ دارالسلام کا وسیع و عریض ہال عجیب روح پرور نظارہ پیش کرتا تھا خطبہ عید میں خاکسار نے آیہ کریمہ ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء .... کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ایک گزشتہ خطبہ عید کا ملخص پیش کیا اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو" (تذکرہ) کی روشنی میں حقیقی اور دائمی عید کے فلسفہ پہ پون گھنٹہ خطبہ دیا۔ خاکسار نے بتایا کہ ہر مامور کی بعثت کا زمانہ عید کا زمانہ ہوتا ہے اور جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو کر عید کے زمانہ میں داخل ہے پس اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے ہمیں خدا کے حضور اپنی قربانیوں کو بڑھاتے چلے جانا چاہیئے۔ تا ہمارا ہر روز روزِ عید بن جائے اور ہمیں دنیوی اور دینی دونوں عیدیں میسر آجائیں۔ خطبہ کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اسلام اور احمدیت کی ترقی مبلغین اسلام اجلہ کارکنان جماعت، درویشان قادیان اور ماریشس میں جماعت کی ترقی کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

جماعت احمدیہ ماریشس بھی اُن خوش قسمت جماعتوں میں سے ایک ہے کہ جنہیں عید سعید کے موقعہ پہ اپنے پیارے آقا اور امام کا تہنیت اور عید مبارک کا دعائیہ برقی پیغام عید سے دو روز قبل موصول ہوا۔ اس کی نقول تمام جماعتوں میں خطبات عید میں سنانے کے لئے ارسال کر دی گئیں اسی طرح محترم جناب وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید کا بھی مبارکباد کا پیغام عید سے قبل موصول ہوا اس کی اطلاع بھی تمام جماعتوں کو کر دی گئی اور یہ بابرکت پیغامات تمام عید کے اجتماعات میں خطبہ عید سے پہلے پڑھ کر احباب کو سنائے گئے۔ جو سب کی روحانی تسکین کا موجب ہوئے الحمد للہ۔

برادرم مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور نے نماز عید جماعت احمدیہ مونتائیں بلانش میں پڑھائی اور خطبہ عید دیا آپ کی بروقت آمد سے احباب مونتائیں بلانش بہت خوش ہوئے۔

دارالسلام میں نماز عید کے بعد احباب جماعت کا ایک یادگاری گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔ عید کے اختتام پہ مبارکباد دینے والوں اور مصافحہ اور معانقہ کرنے والوں کا ہجوم بھی ایک بڑا ایمان افروز نظارہ پیش کر رہا تھا۔

احباب سے جماعت احمدیہ ماریشس کی نمایاں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

(خاکسار محمد اسلم قریشی مبلغ اسلام ماریشس)

شعبہ تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقع پر

# غیر ملکی معزز مہمانوں کے اعزاز میں دعوتِ استقبالیہ

## جرمنی کے نومسلم احمدی بھائی ڈاکٹر محمد عبد الہادی کیوسی صاحب کی تقریر

مورخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۰ء کو شام ساڑھے چار بجے شعبہ تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے جلسہ سالانہ پہ غیر ممالک سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کی خدمت میں ایک دعوت استقبالیہ ترتیب دی گئی جس میں تقریباً ایک صد کے قریب غیر ملکی احباب اور غیر ممالک سے آنے والے دوست شریک ہوئے۔ تقریب کا آغاز زیر صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس مرکزیہ ایوانِ محمود کے ریڈنگ روم میں مکرم سیوطی عزیز صاحب آف انڈونیشیا کی تلاوت کلام پاک سے ہوا تلاوت کے بعد مکرم منور شمیم صاحب خالد قائم مقام مہتمم تحریک جدید نے معزز مہمانوں کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں غیر ملکی احباب کو مرکز میں آمد پہ گرمجوشی سے خوش آمدید کہا گیا۔ ایڈریس میں بتایا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پہ اتنے غیر ملکی احمدی دوستوں کی موجودگی درحقیقت خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے قلوب مسرت فخر اور خدا تعالیٰ کی حمد کے جذبات سے لبریز ہیں ایڈریس میں یہ دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ اس منفرد نوعیت کے عالمگیر اجتماع کو ہر سال مزید وسعت دے اور نئے نئے علاقوں اور ملکوں سے ہمارے احمدی بھائی ہمارے درمیان آکر مرکز سلسلہ سے روحانی فیوض اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاداتِ عالیہ سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کا موقع پاتے رہیں آخر میں غیر ملکی احباب کی خدمت میں ان کے اہلِ وطن احمدی بھائیوں کو پاکستانی بھائیوں کا محبت بھرا سلام پہنچانے کی درخواست کی گئی تھی۔

استقبالیہ ایڈریس کے بعد اسپرنٹو زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے مخلص اور فدائی احمدی جناب ڈاکٹر محمد عبد الہادی صاحب کیوسی آف جرمنی نے اجتماع سے خطاب فرمایا آپ نے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ محض خدا کے فضل سے انہیں ربوہ جیسی پاک اور مقدس بستی میں آکر فیض پانے کا موقع ملا آپ نے فرمایا اس شرف کے لئے جتنا بھی خدا کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ آپ نے قیام ربوہ کو دل کو ہمیشہ گرمائے رکھنے والا تجربہ قرار دیا اسپرنٹو زبان میں ترجمہ قرآن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ محض خدا کے فضل سے یہ خدمت انجام دینے کا موقع ملا ہے اور اس خدمت کے صلہ میں خدا تعالیٰ نے انہیں اتنے فیوض و برکات و اکرام (LAVISHLY AWARDED) سے نوازا ہے کہ بعض دفعہ اپنے عجز کے باعث ندامت سی محسوس ہونے لگتی ہے۔ ڈاکٹر کیوسی صاحب نے فرمایا کہ اسپرنٹو بولنے والے لوگوں کی تعداد اڑھائی کروڑ کے لگ بھگ ہے جن تک اسلام کا حیات بخش پیغام پہنچانے کے لئے احمدی مبشرین کے لئے کام کرنے کا بہت وسیع میدان ہے۔ آپ نے فرمایا اسلام چونکہ امن کا پیغام ہے اور عالمگیر مذہب ہے لہذا میرے نزدیک ضروری ہے کہ عربی بولنے والوں اور اسپرنٹو بولنے والوں کو زیادہ سے زیادہ قریب لایا جائے۔ اور اس غرض کے لئے میں نے عربی اسپرنٹو گرامر اور ڈکشنری تیار کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوسری کتاب اسپرنٹو زبان میں تحریر کر رہا ہوں جس میں اسلام کا تعارف آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ کا تذکرہ احادیث کا مجموعہ شامل ہوگا۔ مقصد یہ ہے کہ اسپرنٹو زبان جاننے والے لوگ اسلام کی سچائیوں اور حقانیت سے آگاہ ہو سکیں۔ آخر میں معزز مہمان نے احباب سے درخواست کی کہ وہ اپنی دعاؤں سے ان کی مدد کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے ارادوں میں برکت ڈالے اور سب کام بہ احسن طور پہ انجام پذیر ہوں۔

جناب ڈاکٹر کیوسی صاحب کی تقریر کے بعد صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم حمید اللہ صاحب نے مختصر خطاب میں اس استقبالیہ تقریب کے انعقاد اور غیر ملکی احباب کی شرکت پر اپنی خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ اس بین الاقوامی اجتماع سے ان فرائض کی ادائیگی کا احساس مزید بڑھ جاتا ہے جو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ہر احمدی خادم پہ عائد ہوتے ہیں۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ احمدی نوجوان غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر کے پیاسی روحوں کے لئے تسکین کا سامان بہم پہنچانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ آخر میں صاحب صدر نے جناب ڈاکٹر کیوسی صاحب اور جناب الحاج ابوبکر آف نائیجیریا کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ اس باوقار تقریب کے بعد تمام معزز مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ بعد دعا یہ بابرکت تقریب جس کی ساری کارروائی انگریزی زبان میں ہوئی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے سلوک

از مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ

(۲)

بدر کے قیدیوں کو جب مدینہ لاکر باندھا گیا اور ان میں آپ کے چچا حضرت عباس بھی تھے تو صحابہ نے ان کے کراہنے کی آواز سنی تو انہوں نے حضرت عباس کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ حضور کو جب علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یا تو سب کی رسیاں نرم کر دو ورنہ عباس کی رسیاں بھی کس دو۔ صحابہ نے اس پر سب کی رسیاں نرم کر دیں۔ تب حضور کو چین آیا۔

بیشک آج اقوام متحدہ نے "انسانی حقوق" کے منشور کے ذریعہ بہت سے حقوق کو تسلیم کیا ہے۔ مگر حقوق انسانی کے جس شاندار منشور کا رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال قبل عرب کی سرزمین سے اعلان فرمایا اس کو اولیت اور بہت بڑی برتری حاصل ہے۔ پھر صرف قانون ہی نہیں بنایا۔ بلکہ قانون کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے صحابہ کے دلوں میں نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی ہمدردی غمگساری اور رحمدلی کے جذبات پیدا کر دئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے نہ صرف قانون بنا کر حقوق کا تحفظ کیا بلکہ اپنے صحابہ کے دلوں میں ان غلاموں کی محبت اور ہمدردی پیدا کر کے ایک بے مثال معاشرہ کو جنم دیا۔

آپ نے دشمن کے جذبات کا انتہائی احترام سکھایا۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ ہدایت فرمائی کہ

لا تسبوا الذین یدعون
من دون اللہ فیسبوا
اللہ عدوًا بغیر علم
(سورہ انعام)

یہ مشرک جن بتوں سے دعائیں کرتے ہیں ان کو تم برا نہ کہو ورنہ ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچے گی اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کو برا کہیں گے۔

نجران کے عیسائیوں کا کوئی ساٹھ نمائندگان کا وفد مدینہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقائد کے بارے میں باہم گفتگو اور مباحثہ کے لئے آیا۔ اسی دوران ان کی عبادت کا وقت آگیا اور وہ مسجد سے باہر جانے لگے آپ نے انہیں فرمایا۔ میری مسجد حاضر ہے اگر آپ لوگوں کو اس میں اعتراض نہ ہو تو بے شک یہیں اپنی عبادت کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے مسجد کے صحن میں اپنی عبادت کر لی۔

یہ واقعہ بتاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں دوسرے کے جذبات کا کتنا احساس تھا۔ اور بقائے باہمی کے معاملہ میں آپ کی خوش خلقی اور رواداری کا معیار کتنا بلند تھا۔

حنین کی جنگ میں ہوازن اور غطفان کے قبائل کا جرار لشکر آپ کے مقابل پر آیا۔ گھمسان کی جنگ ہوئی آخر دشمن کو شکست ہوئی اور ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان قیدیوں میں طائف کے وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر سے پتھر مار مار کر نکال دیا تھا۔ آپ کا خون بہہ رہا تھا اور آپ زخموں سے چور تھے یہ سب کچھ آپ کو یاد تھا مگر اس رحمۃ للعالمین نے ان سے کوئی نوٹس نہ لیا اور ان کو معاف کر دیا۔

الغرض ہمارا پیارا اور محبوب آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا بھی دشمن نہ تھا۔ انہوں نے آپ کی محبت شفقت الفت اور پیار کے عجیب نظارے دیکھے اور انہوں نے تو دیکھنے ہی تھے اور انہوں نے تو اس نعمت سے لطف اندوز ہونا ہی تھا مگر یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ دشمن بھی آپ کی رحمت و رأفت اور شفقت، و مواسات سے محروم نہ رہے۔ عکرمہ جو آپ سے دشمنی رکھنے والے سب سے بڑے سردار ابوجہل کا بیٹا تھا وہ بھی آپ کی رحمت اور شفقت سے لطف اندوز ہوا ہندہ جو ابوسفیان کی بیوی تھی اور جس نے حضرت حمزہ کی لاش کی بے حرمتی کی تھی وہ بھی آپ کی رحمت سے محروم نہ رہی۔

حقیقت میں یہ اس رحمت و شفقت کا نتیجہ تھا کہ چند سالوں ہی میں آپ نے عرب قوم کے دلوں کو مسخر کر لیا۔

و اشرقت الارض بنور ربھا۔

وہ قوم جو بدیوں میں مبتلا تھی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی اور عداوت کے جذبات سے بھرپور تھی محبت اور ایمان کے نور سے منور ہو گئی اور عرب کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک خدا تعالیٰ کی توحید کے نعرے بلند ہونے لگے دشمنیاں کافور ہو گئیں اور ایمان و اخلاص اور الفت کی فضا پیدا ہو گئی اور ایک نہایت حسین انقلاب برپا ہوا۔ گویا ایک نیا آسمان اور نئی زمین وجود میں آگئے اور دنیا پر روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہو گئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی یسعیاہ کی پیشگوئی کے مطابق "سلامتی کا شہزادہ" ہیں اور آپ ہی رحمۃ للعالمین ہیں ؎

یا رب صل علی نبیک دائماً
فی ھذہ الدنیا و بعث ثان

---

# جلسہ سالانہ سے متاثر ہو کر

یہاں اک نور پھیلا ہے فضاؤں میں ہواؤں میں
یہاں ہر سمت نغمہ ہے فضاؤں میں ہواؤں میں

یہاں جو شمع جلتی ہے وہیں آتے ہیں پروانے
یہاں طرفہ تماشا ہے فضاؤں میں ہواؤں میں

نرالی ایک محفل ہے ثنائیں ہیں، دعائیں ہیں
قبولیت کا مژدہ ہے فضاؤں میں ہواؤں میں

کوئی مشرق سے آیا ہے کوئی مغرب سے آیا ہے
عجب سا کیف چھایا ہے فضاؤں میں ہواؤں میں

وہی درس اخوت جو دیا تھا کملی والے نے
اسی کا پھر سے چرچا ہے فضاؤں میں ہواؤں میں

کوئی خطرہ نہیں ہے عظمتِ اسلام کو ہرگز
بت تثلیث ٹوٹا ہے فضاؤں میں ہواؤں میں

نہیں ممکن کہ باطل اب کبھی آئے مقابل میں
جری اللہ پکارا ہے فضاؤں میں ہواؤں میں

چمن والو مبارک ہو مبارک ہو بہار آئی
کہ بادل خوب برسا ہے فضاؤں میں ہواؤں میں

نعیم اپنے خدا سے فضل کی امید رکھتے ہیں
جہاں کوئی بھی خطرہ ہے فضاؤں میں ہواؤں میں

(فضل الرحمن نعیم لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# برطانوی دستور کی بعض خصوصیت

اگرچہ برطانوی دستور کسی تحریری شکل میں موجود نہیں ہے لیکن برطانوی عوام کے حقوق کے متعلق ہر قسم کی قانونی بحث و تمحیص کی بنیاد ساڑھے سات سو سال پہلے کے ایک فقرے پر مبنی ہے جو بادشاہ جان اور اس کے مابین ۱۲۱۵ء میں طے پائے گئے ایک معاہدہ کا حصہ ہے اس میں بادشاہ نے امراء کے ساتھ اس امر پر اتفاق کیا تھا کہ قانون کے فیصلے کے بغیر کسی شخص کو نہ جیل بھیجا جائے گا نہ کسی کی زمین پر قبضہ کیا جائے گا۔ برطانوی دستور یہ کی بنیاد اسی اہم اصول پر مبنی ہے۔

پارلیمنٹ قانون بناتی ہے اور عدالتیں اس بات کی دیکھ بھال کرتی ہیں کہ تمام شہری اس قانون کی پابندی کریں۔ حکومت کو حاکمیت کا اختیار ضرور ہے لیکن عدالتیں اس بات کی ذمہ دار ہیں کہ قانون پر عملدرآمد کرتے ہوئے حکومت شہریوں کے بنیادی حقوق میں دخل اندازی نہ کرے۔ عدالتوں اور پارلیمنٹ، دونوں کی طاقت کا منبع بادشاہ وقت (یا ملکہ) ہوتا ہے۔ کسی زمانے میں بادشاہ ہر قسم کے قانون سے بالا درجہ رکھتا تھا۔ لیکن اب بادشاہ ایک دستوری بادشاہ ہے اور اسے صرف وہی حقوق حاصل ہیں جو اسے قانون دیتا ہے۔ آج کل یہ حقوق بادشاہ یا ملکہ کی گورنمنٹ اور ججوں کو منتقل ہو گئے ہیں جو بالترتیب پارلیمنٹ اور عدالتوں کی معرفت کام کرتے ہیں۔

پارلیمنٹ کا افتتاح اور پارلیمنٹ کا توڑنا دونوں کام ملکہ رسمی طور پر خود کرتی ہے حکومت کے پیش نظر قانون سازی کے جو منصوبے یا تجویزیں ہوتی ہیں وہ حکومت کی طرف سے ایک تحریری صورت میں ملکہ کو دے دیئے جاتے ہیں۔ اور ملکہ یہ تقریر دارالامراء میں اپنے تخت پر بیٹھ کر کرتی ہے پارلیمنٹ میں پاس ہونے کے باوجود کوئی بھی اس وقت تک قانونی شکل اختیار نہیں کرتا جب تک ملکہ کی طرف سے منظوری نہ ہو جائے دارالعوام کی روزانہ کارروائی کی رپورٹ حکومت کا کوئی ممبر ملکہ کو باقاعدہ دیتا ہے اور پالیسی کے معاملات کا فیصلہ کرنے کے لئے وزیراعظم ملکہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے

گو کہ بادشاہ وقت اب مطلق العنان نہیں رہا اس کے باوجود وزارت کی تمام طاقت کا منبع بادشاہ ہی ہے بلکہ اسی لئے برطانوی گورنمنٹ کا اصل نام "ملکہ کی گورنمنٹ" ہے مطلب یہ کہ تاج برطانیہ برطانوی قوم کے بنیادی حقوق کا محافظ ہے حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں۔ لیکن بادشاہ (یا ملکہ) اپنی جگہ موجود رہتا ہے اس سے قوم کو اس بات کا احساس رہتا ہے کہ سیاسی طاقت اور پائیداری کی علامت ہر وقت موجود ہے لیکن عملی طور پر ملکی امور چلانے کے لئے انتظامیہ اور عدلیہ کے حقوق حکومت وقت اور ججوں کو دے دیئے جاتے ہیں۔ منتخب دارالعوام میں جس پارٹی کو اکثریت حاصل ہوتی ہے بادشاہ اسی پارٹی کے لیڈر کو حکومت بنانے کے لئے کہتا ہے۔

پارلیمنٹ جب کوئی قانون بنا دیتی ہے تو بادشاہ کی طرف سے اس کی منظوری محض ایک رسمی کارروائی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر وزراء اپنی حدود سے تجاوز کریں تو پارلیمنٹ اور عدالتیں (جو دراصل ملکہ کی نمائندہ ہیں) ان کی گوشمالی کرتی ہیں۔ ملکہ براہ راست دخل نہیں دیتی۔ پارلیمنٹ کا ممبر منتخب ہو جانے کے بعد کوئی شخص (عام طور پر) اپنی پارٹی کی نظریاتی حدود سے تجاوز نہیں کرتا۔ اگر وہ ایسا کرے تو آئندہ الیکشن میں اسے پارٹی ٹکٹ ملنے کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

حکومت وقت کو ہر وقت ایک متبادل حکومت کا سامنا رہتا ہے یہ متبادل حکومت دراصل ملکہ کی حزب مخالف کہلاتی ہے۔ جسے آئندہ انتخابات میں ہمیشہ برسراقتدار آنے کی توقع ہوتی ہے۔ حزب مخالف گورنمنٹ کے ہر کام اور ہر تجویز ہر منصوبے اور ہر کارروائی پر تنقید کرتی ہے تاکہ کوئی غلط کام نہ ہو۔ کوئی بے انصافی نہ ہو اگر کسی وزیراعظم کو پارلیمنٹ میں اکثریت کی حمایت حاصل نہ ہو تو اس کو استعفےٰ دینا پڑتا ہے اور اس کے ساتھ ہی حکومت ختم ہو جاتی ہے۔ ویسے عملی طور پر ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

وزراء پارلیمنٹ کے سامنے کس حد تک جواب دہ ہیں اس کا اندازہ پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران وقفہ سوالات کے وقت ہوتا ہے جب پارلیمنٹ کے اجلاس ہو رہے ہوتے ہیں ہفتے میں چار مرتبہ بعد دوپہر وزیروں کو اپنی سرکاری دفاتر چھوڑ کر پارلیمنٹ کے سامنے حاضر ہونا پڑتا ہے۔ جہاں انہیں ممبران پارلیمنٹ کے مختلف سوالات کے جواب دینے ہوتے ہیں اکثر اوقات وزراء کو پہلے سے اطلاع دے دی جاتی ہے کہ ان سے کیا سوال پوچھا جائے گا لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر خارجہ یا بین الاقوامی پالیسی یا کسی اور بہت ضروری معاملے پر کوئی ممبر پارلیمنٹ متعلقہ وزیر کے جواب سے مطمئن نہ ہو تو وہ اپنے لگاتار سوالات سے وزیر متعلقہ کو مصیبت میں ڈال دیتا ہے اور ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ اگر دارالعوام وزیر کے جواب سے مطمئن نہ ہو تو اس وزیر کو استعفےٰ دینا پڑ جاتا ہے۔ وقفہ سوالات کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پارلیمنٹ کا روزانہ اجلاس شروع ہوتے ہی اور کسی کارروائی سے پہلے سوالات پوچھے جاتے ہیں۔

گورنمنٹ کے کنٹرول کرنے کے علاوہ پارلیمنٹ کے کچھ ایسے اختیارات بھی ہیں جو اسے بادشاہ سے نہیں ملتے بلکہ صدیوں کی اس جدوجہد کے نتیجہ میں اسے ملے ہیں۔ جو تاج کے ساتھ لگاتار کی گئی اور جس کے نتیجہ میں سترھویں صدی میں بادشاہ چارلس اول اور پارلیمنٹ کے درمیان سول وار ہو گئی تھی۔ ان حقوق میں دو اہم چیزیں شامل ہیں۔ اول انتظامیہ کو کاروبار حکومت چلانے کے لئے رقم کی منظوری دینا اور دوم ٹیکس وغیرہ عاید کرنا۔ لیکن یہ بات بہت اہم ہے کہ حکومت ٹیکس لگا نہیں سکتی محض تجویز کر سکتی ہے۔ اور دارالعوام جب تک منظوری نہ دے ٹیکس عاید نہیں کیا جا سکتا اور پیشتر اس کے کہ دارالعوام ایسی کوئی منظوری دے ہر ممبر کو اختیار ہے کہ وہ چاہے تو کوئی بھی اعتراض کرے۔

پارلیمنٹ کی عمر پانچ سال ہوتی ہے لیکن اگر وزیراعظم چاہے تو اس مدت سے پہلے بھی بادشاہ کو پارلیمنٹ توڑ کر نئے انتخابات کرانے کے لئے کہہ سکتا ہے پارلیمنٹ ٹوٹتے ہی طاقت عوام کے پاس واپس چلی جاتی ہے جو ووٹ کے استعمال سے جسے وہ ووٹ کے استعمال سے پھر قوم کے منتخب نمائندوں کو منتقل کر دیتے ہیں۔

پارلیمنٹ ہی برطانیہ کی سپریم کورٹ ہے اور ملکہ کے ججوں کے لئے ضروری ہے کہ ملکہ کے احکامات (جو پارلیمنٹ ایکٹ کی صورت میں) کی پابندی کریں۔ اور تمام ماتحت عدالتوں سے پابندی کروائیں۔

برطانوی قانون محض اس لئے نہیں کہ وزراء یا ان کے نمائندے کچھ مخصوص انتظامی اقدامات کریں بلکہ برطانوی قانون زیادہ تفصیل میں جاتا ہے وہ کھول کر بتاتا ہے کہ وزراء اور ان کے نمائندوں کے کیا کیا فرائض ہیں وہ ان فرائض کو کیسے ادا کریں اور ساتھ یہ بھی بتاتا ہے کہ اگر کسی شہری سے انتظامیہ کی طرف سے زیادتی ہو جائے تو اس کا ازالہ کیونکر کیا جائے۔ اس تمام بلند و بالا قانونی ڈھانچے کی بنیاد عدلیہ کی آزادی پر ہے نامزدگی کے بعد ملکہ کے جج ہر قسم کی سیاست اور جانبداری سے پرے رہتے ہیں اسی طرح سیاستدان کسی جج کی کارکردگی پر انگلی نہیں اٹھا سکتے محض پارلیمنٹ کے ذریعہ عدلیہ کی کارکردگی پر اصولی اختلاف کیا جا سکتا ہے قانون میں سقم کا ہونا عین ممکن ہے۔ لیکن قانون کو بلا خوف خطر لاگو کرنے میں سقم نہیں ہوتا۔ اس بات کا ہر برطانوی شہری کو یقین ہے۔

## انصار اللہ اپنا فرض ادا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی مالی قربانی کا معیار بلند کرنے کی ذمہ داری انصار اللہ پر بھی ڈالی ہے اس لئے انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر تحریک جدید کے لئے وعدہ جات لینے میں عہدیداران جماعت کا ہاتھ بٹائیں اور صاحب حیثیت احباب کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں وعدوں میں غیر معمولی اضافہ پیش کرنے کی تحریک فرمائیں اور انہیں حضور ایدہ اللہ کا یہ ارشاد سنائیں کہ

"جو لوگ بشاشت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالتا ہے۔"

اگر انصار بھائی منظم جدوجہد فرمائیں تو مجھے امید ہے کہ تحریک جدید کی مالی قربانی کا معیار بلند سے بلند تر ہو جائے گا۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

---

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

فینائل و گریس بنانے کا طریقہ ہم سے پوچھیے
علی سنز مینوفیکچرز ۱۹ موتی بازار نوشہرہ کینٹ

نیلا سفید مشہور معتبر ماہر بواسیر کی
آواز گھر گھر پہنچا دو
انشاء اللہ ہم ہر قسم کی زنانہ و مردانہ بواسیر کا علاج صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے مسّے یعنی مہ کے جڑ سمیت نکال دیتے ہیں ساری عمر کے لئے اس موذی مرض سے نجات مل جائے گی زنانہ بواسیر کا علاج تجربہ کار عورت کی معرفت کیا جاتا ہے
سند یافتہ حکومت پاکستان خاندانی حکیم حاکم علی ماہر بواسیر
کھڈیاں خاص تحصیل قصور ضلع لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

## کشمیر اور فرخابند کے مسائل امن کے لئے خطرہ ہیں

اسلام آباد ۸ جنوری صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خاں نے کہا ہے کہ تمام ہمسایہ ملکوں سے پاکستان کے تعلقات نہایت خوشگوار اور دوستانہ ہیں۔ مگر سب سے قریبی ہمسایہ بھارت کے ساتھ کشمیر اور فرخابند کے مسائل کی وجہ سے تعلقات کشیدہ ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایک ظہرانے میں کیا جو انہوں نے کینیڈا کے مسٹر ٹروڈو کے اعزاز میں دیا تھا۔ صدر نے کہا نہایت افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کی متعدد بار کوششوں کے باوجود بھارت نے ہمیشہ سرد مہری کا ثبوت دیا ہے اور متنازعہ مسائل کے حل کی طرف کسی مثبت اقدام کا ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ انہوں نے کہا یہ مسائل پر [illegible] میں کشیدگی کا باعث ہیں اور ان کی وجہ سے ایشیا کا امن بھی خطرے میں ہے حالانکہ پاکستان ہمیشہ سے امن کا پرستار رہا ہے اور اس بات کی کوشش کرتا رہا ہے کہ بھارت کے ساتھ تمام تنازعات کا اصولوں کی بنیاد پر منصفانہ اور پر امن حل نکل آئے مگر بھارت نے ہماری ان تمام کوششوں کا جواب کبھی گرم جوشی سے نہیں دیا

## حکومت پاکستان کی طرف سے غم و غصہ کا اظہار

اسلام آباد ۸ جنوری۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق برطانیہ میں شائع ہونیوالی دل آزار کتاب پر حکومت پاکستان نے سخت غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس بات پر انتہائی افسوس کیا ہے کہ گزشتہ روز لاہور میں برٹش کونسل کو نذر آتش کر دینے کا واقعہ پیش آیا۔ وزارت خارجہ کی طرف سے جاری شدہ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ سفارتی عملے اور دفاتر کی حفاظت اور سلامتی کی ذمہ داری میزبان حکومت پر عائد ہوتی ہے اور اس ذمہ داری میں پاکستان کے تمام شہری برابر کے شریک ہیں۔ حکومت پاکستان کو برطانیہ میں اس دل آزار کتاب کی اشاعت پر سخت رنج ہوا ہے جس میں محسن انسانیت کی شان میں گستاخی کی گئی ہے اور اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ حرکت پر جتنا احتجاج بھی کیا جائے کم ہے تاہم بعض عناصر کے تخریب پسندانہ رویہ کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔

## طوفان زدگان کی امداد کیلئے حکومت کے اقدامات

راولپنڈی ۸ جنوری۔ مرکزی حکومت نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی آبادکاری کے سلسلہ میں ۸۰ کروڑ روپے کے اخراجات پورے کرنے کے لئے بعض اہم اقدامات کا اعلان کیا ہے جن میں پیٹرول پر ایک روپیہ فی گیلن ایکسائز ڈیوٹی کا نفاذ بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ انکم ٹیکس ادا کرنے والی تمام فرموں کمپنیوں اور ۱۸ ہزار روپے سالانہ آمدنی والے تمام افراد سے طوفان زدگان کیلئے ۱۰ فیصد سرچارج بھی وصول کیا جائیگا مرکزی کابینہ نے یہ فیصلہ قومی اقتصادی کونسل کی سفارشات کے پیش نظر کیا ہے جو سالانہ پروگرام میں کسی تخفیف کے بغیر طوفان زدگان کی بحالی کے پروگرام کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مرکزی حکومت کو پیش کی تھیں۔

## ضروری اشیاء کی قیمتوں کو مناسب سطح پر لانے کیلئے موثر اقدامات کئے جائیں

راولپنڈی ۸ جنوری صدر آغا محمد یحییٰ خاں نے گورنروں کو ہدایت کی ہے کہ ضروری اشیا کی قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھنے کے لئے مارشل لاء کی پوری مشینری کو پوری طرح کام میں لائیں اور اشیاء صرف کی تقسیم کے انتظامات بہتر بنانے کے لئے سمگلروں منافع خوروں اور ذخیرہ اندوزوں کے خلاف مارشل لاء ضابطہ نمبر ۱۶ کے تحت موثر اقدامات کریں۔ صدر نے گزشتہ روز قومی اقتصادی کونسل کے اجلاس میں قیمتوں کے مسئلے پر غور کرنے کے بعد یہ ہدایات جاری کیں۔ اجلاس کی صدارت صدر یحییٰ خاں نے کی اجلاس کے دوران پانچوں صوبوں کے گورنروں نے انہیں بتایا کہ ضروری اشیاء مثلاً آٹا۔ چاول چینی۔ کپڑا۔ خوردنی تیل وناسپتی گھی اور مٹی کا تیل وغیرہ کی قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

## فوجی تربیت ۱۵ جنوری سے شروع ہو جائیگی

لاہور ۸ جنوری ایک سرکاری اعلان کے مطابق ۱۸ سال سے بیس سال تک کی عمر کے جن نوجوانوں کو لازمی فوجی تربیت کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ ان کی تربیت ۱۵ جنوری سے شروع ہو جائے گی۔ فوج کے [illegible] اطلاعات کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ نیشنل سروس سکیم کے پائلٹ پراجیکٹ کے تحت بھرتی کے لئے ۲۱ دسمبر کو جو نوٹس جاری کیا گیا تھا اس کے تحت چونیاں قصور اور لاہور کے مرکزوں میں سینکڑوں نوجوانوں نے اپنے آپ کو بھرتی کے لئے پیش کیا ہے۔ یہ جذبہ بہت اچھا ہے جن نوجوانوں کو بھرتی کے لئے منتخب کیا گیا ہے انہیں ۱۵ جنوری سے پہلے تربیت کے سنٹروں میں حاضر ہو جانا چاہیئے۔ جہاں انہیں فوجی تربیت دی جائیگی اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تربیتی مراکز میں نوجوانوں کے قیام کے دوران ضروری سہولتیں مہیا کی جائیں۔

## دولت مشترکہ کا وجود ختم نہیں ہوگا

لندن ۸ جنوری برطانیہ نے جنوبی افریقہ کے لئے ہتھیاروں کی فراہمی اپنے وقار کا مسئلہ بنا لیا ہے اور اس کے لئے دولت مشترکہ کے ممبر ملکوں کا احتجاج مسترد کر دیا ہے۔ وزیر اعظم ہیتھ نے کہا کہ اگر مخالفین اس مسئلہ پر دولت مشترکہ سے علیحدگی اختیار کرنا چاہیں تو اس سے دولت مشترکہ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچے گا۔ انہوں نے یہ بات گزشتہ روز بی بی سی کو ایک انٹرویو کے دوران بتائی۔ انہوں نے اس امر سے اتفاق کیا کہ کامن ویلتھ کانفرنس جو ۱۴ جنوری سے سنگاپور میں شروع ہو رہی ہے جنوبی افریقہ کو برطانوی اسلحہ کی ترسیل کا مسئلہ خصوصی اہمیت کا حامل ہوگا۔

# نئے سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

### از یکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۷۱ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سال (۵/۷۱ تا ۴/۷۴) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۱۵/۳/۷۱ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔

**ضروری وضاحت**:- بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں یہ طریق درست نہیں تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۷۱ء سے کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔

جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہیے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

صدر موصیان کے انتخابات کی میعاد بھی ۳۰/۴/۷۱ کو ختم ہو رہی ہے۔ جملہ ایسی جماعتیں جن میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں۔ وہ اس امر کو نوٹ فرما لیں کہ صدر و نائب صدر مجلس موصیان کے انتخابات حسب قواعد کروا کر براہ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں۔

جن جماعتوں کے پاس انتخابات کروانے سے متعلق قواعد و ضوابط کی کتاب موجود نہ ہو وہ نظارت علیا سے بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں اس کی قیمت مع محصول ڈاک دو روپے پانچ پیسے ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اختتامی تقریر

بقیہ صفحہ اول

اسلام کی رو سے ایک عربی میں اور عجمی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسی طرح اسلام ایک کالے میں اور گورے میں کوئی تفریق روا نہیں رکھتا۔ اسلام نے بلا تفریق و امتیاز تمام انسانوں کو خواہ وہ کالے ہوں یا گورے زرد رنگ کے ہوں یا گندم گوں سب کو ہی عزت و شرف کا یکساں مقام عطا کیا ہے۔ ملتِ واحدہ کے قیام کا دوسرا وسیلہ مساواتِ انسانی ہے عزت اور شرف انسانی کے بعد مساوات کا درجہ ہے یعنی تمام بنی نوع انسان کے ساتھ یکساں طور پر محبت اور پیار کا سلوک کیا جائے تیسرا وسیلہ نوع انسانی کے دکھوں کو دور کرنا ہے انسان دکھ میں دو طرح سے مبتلا ہوتا ہے ایک تو دکھ پیدا ہوتا ہے حقوق سے محرومی کے نتیجہ میں اور ایک دکھ پیدا ہوتا ہے۔ حوادث کے نتیجہ میں۔ اسلام نے انسانوں کے ہر نوع کے حقوق کے تحفظ کا انتظام کیا ہے خواہ وہ مذہبی حقوق ہوں یا اقتصادی حقوق ہوں یا معاشرتی حقوق۔ حوادث کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے دکھوں کے لئے اسلام نے ایک طرف ہمدردی اور خیر خواہی کی تعلیم دی ہے اور دوسری طرف ذکر الٰہی، استغفار اور تلاوتِ قرآن مجید اور دعاؤں پر زور دیا ہے اگر تمام انسانوں کو عزت اور شرف کا یکساں مقام دیا جائے، ان کے ساتھ یکساں طور پر محبت و پیار کا سلوک کیا جائے اور معاشرتی اور معاشی انصاف سے کام لے کر ان کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کی جائے تو انسانوں کے دل با آسانی جیتے جا سکتے ہیں۔ اسلام کی یہ وہ حسین تعلیم ہے جو قلوب انسانی کو مسخر کر کے انہیں ملتِ واحدہ کی شکل میں ڈھال سکتی ہے۔

حضور نے ملتِ واحدہ کے قیام کے ان تینوں وسائل یعنی شرفِ انسانی، مساواتِ انسانی اور تحفظ حقوق انسانی کو قرآن مجید کی آیات احادیث نبوی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور تاریخ اسلام کی روشنی میں بڑی تفصیل سے واضح فرما کر ان کی انقلاب انگیز تاثیرات کو شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا اور ملتِ واحدہ کے قیام کے ضمن میں ان کی بنیادی اہمیت کو بڑی خوبی اور عمدگی کے ساتھ ذہن نشین کرایا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے دل خدا کی خاطر جیتنے کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف ایک جگہ اور ایک مقام میں بسنے والوں یا ایک مخصوص زمانہ کے لوگوں کے دلوں کو جیتنا تھا بلکہ قیامت تک نوع انسانی کی ہر نسل کے دلوں کو جیتتے چلے جانا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابھی ایسے حالات رونما نہیں ہوئے تھے کہ اسلام کے پیغام کی بیک وقت پورے کرۂ ارض پر اشاعت ہو سکتی۔ یہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک جاری رہنے والے فیضِ بے پایاں کے طفیل نشأۃ ثانیہ کے دور میں انجام پذیر ہونا مقدر تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد روئے زمین کے انسانوں کے دلوں کو جیتنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ساری دنیا کے دل ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے ہیں اور جیتنے بھی ہیں۔ روحانی ہتھیاروں سے، اخلاقی ہتھیاروں سے، احسان کے ہتھیاروں سے، یہ ایسے ہتھیار ہیں کہ ہر شخص جو ہوش و حواس رکھتا ہے اور عقل سے عاری نہیں ہے یہ ماننے پر مجبور ہو گا کہ ان ہتھیاروں سے دل جیتے جا سکتے ہیں اور ملتِ واحدہ کا قیام عمل میں آ سکتا ہے۔

## افریقہ میں انسانی قلوب جیتنے کی مہم

حضور ایدہ اللہ نے دنیا میں ملتِ واحدہ کے قیام کے وسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد واضح فرمایا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے موجودہ دور میں ان وسائل کو بروئے کار لانے کی وجہ سے بالخصوص افریقہ میں کیسا خوشکن انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے اپنے دورۂ مغربی افریقہ کا بھی ذکر فرمایا اور اس دورہ کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا میں تسخیر قلوب کے اسلامی وسائل شرفِ انسانی، مساواتِ انسانی اور حقوق انسانی کا پیغام لے کر مغربی افریقہ گیا تھا۔ ان وسائل کے بروئے کار آنے کے نتیجہ میں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسانوں کے دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے جا رہے ہیں اور وہاں ایک خوشکن انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ جن لوگوں کے دل جیتے جا چکے ہیں اتنا عشق ہے ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے فرزندِ جلیل سے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ پھر حق کی اشاعت اور اعلان میں اتنے دلیر ہیں وہ کہ شہروں کی گلیوں میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ یہ اعلان کرتے پھرتے ہیں کہ خدا کا مسیح جس کے آنے کی خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ آ گیا ہے۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی انہیں بڑا پیار ہے وہ حضرت مصلح موعود رضؓ سے اس وجہ سے پیار کرتے ہیں کہ آپؓ ہی کے ذریعہ حقیقی اسلام کا پیغام ان تک پہنچا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کو انہوں نے پہچانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کا عرفان حاصل کیا۔ اور آنحضور کے حسن و احسان کے جلوے انہیں دیکھنے نصیب ہوئے۔ ایک بڑا ہی خوشکن انقلاب وہاں رونما ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی کثرت سے وہاں نشان دکھا رہا ہے۔

## مہتم بالشان تائیدی نشانوں کا ظہور

حضور ایدہ اللہ نے مغربی افریقہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بکثرت ظاہر ہونیوالے نشانوں کا ذکر کرتے ہوئے نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ لائبیریا، سیرالیون اور گیمبیا میں "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے ماتحت جاری ہونے والے "آگے بڑھو" (Leap Forward) نامی پروگرام اور اس کی کامیابی کا کسی قدر تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا حضور نے ان ممالک میں ہیلتھ سنٹرز اور نئے سکولوں کے قیام کی بہت خوشکن تفصیلات بیان فرمانے کے علاوہ بعض نئے ہیلتھ سنٹرز اور نئے سکول کھولنے کے انتظامات پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ ان ممالک میں خود غیر احمدی چیفس ہیلتھ سنٹرز اور سکول وغیرہ کھولنے کے لئے بڑی بڑی عمارتیں اور زمینیں پیش کر رہے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی معیت اور تائید و نصرت کے نہایت مہتم بالشان نشان ظاہر کر رہا ہے۔

حضور نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مغربی افریقہ کے ان ممالک میں خود جا کر وہاں کے حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ بات ڈالی گئی کہ ہمیں ہیلتھ سنٹرز اور سکولوں کے قیام پر یہاں فوری طور پر کم از کم ایک لاکھ پونڈ کی رقم خرچ کرنی چاہیئے چنانچہ اس خدائی القاء کے ماتحت نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا قیام عمل میں آیا۔ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب تک پاکستان کی جماعتوں کی طرف سے ۲۶ لاکھ ۳۶ ہزار روپے کے وعدے ہو چکے ہیں اور بیرونی ملکوں کی جماعتوں کے وعدے ۱۹ لاکھ ۶۳ ہزار روپے سے تجاوز کر چکے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک ۴۶ لاکھ روپے کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ سو گویا خدا تعالیٰ نے جتنا خرچ کرنے کے لئے کہا تھا اس سے دوگنا تو اس نے اپنے فضل سے ہمیں دیدیا ہے۔ ان وعدوں میں سے اندرون پاکستان کی جماعتوں نے ۹ لاکھ ۳۲ ہزار روپے اور بیرون پاکستان کی جماعتوں نے ۷ لاکھ ۷۰ ہزار یعنی ۱۶ لاکھ روپے ادا بھی کر دئے ہیں۔ اسی طرح مغربی افریقہ میں خدمات بجا لانے کیلئے اب تک ۳۷ ڈاکٹروں نے وقف کیا ہے اور ان میں سے ۱۴ ڈاکٹروں کی تقرری عمل میں آ چکی ہے اور ۱۰ مزید ڈاکٹروں کی تقرری بھی عمل میں آنیوالی ہے اسی طرح نئے سکولوں کے قیام کے سلسلہ میں اب تک ۱۶۰ اساتذہ نے اپنی خدمات پیش کی ہیں جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں جماعت کو قربانی کی توفیق دے رہا ہے وہاں دوسری طرف ہیلتھ سنٹروں اور نئے سکول کے قیام کے سلسلہ میں مغربی افریقہ کے ہر ملک میں وہاں کی حکومت بھی تعاون کر رہی ہے، چیفس بھی تعاون کر رہے ہیں اور عوام بھی تعاون کرنے میں پیش پیش ہیں۔ جتنا کام ہم سات سال میں کرنا چاہتے ہیں اس سے نصف کام خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم چند مہینوں میں کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی قدر کرتے اور اپنے عمل سے شکر گزاری کا اظہار کرتے ہوئے اگر جماعت قربانیاں دیتی چلی جائے تو ہم وہاں پر آٹھ دس سال میں سینکڑوں سکول اور ہیلتھ سنٹرز کھول سکتے ہیں۔

(باقی)

## بقیہ اخبارِ احمدیہ

اس کے لئے میں موصیوں کی تنظیم کو ذمہ دار ٹھہراتا ہوں۔ وہ حصہ آمد کی وصولی کا انتظام کریں۔ اور کوئی بقایا نہ رہنے دیں۔ باقی چندوں کے لئے جماعتی عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ پوری مستعدی کا مظاہرہ کر کے اس کمی کو پورا کریں تاکہ اونگھ کی جو عارضی کیفیت رونما ہوئی ہے وہ جلد از جلد دور ہو جائے اور جماعتی لحاظ سے ہمارا قدم اس جہت میں بھی پہلے کی طرح آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے اور ہم درجہ بدرجہ امتحانوں میں کامیابی حاصل کر کے ایک بلندی سے دوسری بلندی کی طرف بڑھتے چلے جائیں۔

## دعائے نعم البدل

مکرم عبدالسلام صاحب ظافر کا چھوٹا بچہ بعمر دو ماہ مورخہ ۷ رجنوری کی صبح کو وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴